بوستانِ سعدی کے اُردو تراجم کا تجزیاتی تعارف

محمد اقبال ثاقب

Abstract :

When due to West's cultural invision in the subcontinent, the Persian Language learning stopped or diminished, a group of translator with the idea to save their cultural heritage and to expand thoughts of Sa'di Sherazi, aimed at to translate his works like Boostan-e-Sa'di into local languages. It is difficult to discuss all translations of Sa'dis works in all local languages of the subcontinent, therefore only Urdu translations of Boostan-e-Sa'di are being introduced and discussed in this article.

Key words : Sa'di, Boostan, Persian, Urdu, translation, analytical introduction.

> ایران اورسرزمینِ برّصغیر کے درمیان ثقافتی، مذھبی، نسلی، سیاسی، فنّی اور صنعتی روابط بڑے قدیم زمانے سے قائم ہیں۔ یہ دونوں آریائی قومیں آپس میں رشتے دار، ہمخون اور ایک اصل سے ہیں اورایک دوسرے کے ساتھ اکٹھی رہنے والی ہمزبان، ہم مذہب اور ہم نژادقومیں ہیں۔(۱) ظہورِ اسلام کے بعد ابھی پہلی صدی ھجری پایہ تکمیل کونہیں پہنچی تھی کہ مسلمان مالا بار کے ساحل اور درۂ سند، کی ان دو گزرگاہوں سے ہندوستان میں داخل ہوئے اور فارسی زبان کی سوغات اس سرزمین میں ہمراہ لے کر آئے۔ محمد بن قاسم ثقفی کے بیشتر سپاہی صوبہ فارس کے نواحی علاقوں اور خلیجِ فارس کی بندرگاہوں سے اکٹّھے ہوئے تھے، جن کی مادری زبان فارسی تھی۔ سپاہیوں کا یہی وہ پہلا دستہ تھا جس نے سند کی سرزمین (موجودہ پاکستان) میں ایرانی زبان و ثقافت کے بیج بوئے اوراس کی آبیاری کی (۲)۔

برِّصغیر میں فارسی زبان کی ترویج میں سعدی کے آثار نے بھی بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ گلستان، بوستان، کریما اور دیوانِ سعدی وہ کتابیں ہیں جو اس سرزمین کی نصابی کتابیں رہی ہیں اور آج بھی مدارس اور یونیورسٹیوں

کے درسی نصاب میں شامل ہیں۔ خطّی نسخوں کی ایک بہت بڑی تعداد اور ان کے کناروں پر طالبعلمانہ حواشی اس حقیقت کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ برِّ صغیر کی سرزمین کے لوگوں نے فارسی زبان زیادہ تر سعدی کی کتابوں کے ذریعے ہی سیکھی ہے(۳)۔

بوستانِ سعدی کے تراجم (قدیم سے جدید کی ترتیب کے لحاظ سے)

بوستان مترجم منظوم: گوبند پرشاد متخلص بہ فضا بن دیبی پرشاد نے بوستانِ سعدی کو۱۸۷۸ء/ ۱۲۹۵ ھق میں اردو زبان میں شعر کو شعر میں منتقل کیا۔ نمونہ ملاحظہ ہو:

ندانم کہ گفت این حکایت بہ من   کہ بودست فرماندھی در یمن
ز نام آوران گوی دولت ربود   کہ در گنج بخشی نظیرش نبود

(ترجمہ)

نہ جانوں یہ کس نے کہا ماجرا   کہ ملکِ یمن میں تھا اک بادشاہ
کوئی نامور، نامیوں میں نہ تھا   خزانہ لُٹانے میں اس سے سوا

مذکورہ بالا ترجمے کی یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۸۸۰ء/ ۱۲۹۷ھ۔ق میں مطبع نولکشور کانپور میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب ۳۳۲ صفحات پر مشتمل ہے(۴)۔

منظوم ترجمے کے شعری محاسن:

کسی ادبی فن پارے کو دوسری زبان میں ترجمہ کرنا آسان کام نہیں ہے۔ یہ کام اس وقت اور بھی دشوار ہو جاتا ہے جب کسی شعری مجموعے کا منظوم ترجمہ کرنا مقصود ہو۔ یہ کام، جان جوکھوں کے کام کی صورت اس وقت اختیار کرتا ہے جب کسی شعری فن پارے کا منظوم ترجمہ اسی بحر میں کیا جائے جو بحر اصلی فن پارے کی ہو۔

زیرِ نظر ترجمے میں گوبند پرشاد فضا نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر بوستانِ سعدی کا منظوم اردو ترجمہ کیا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ بوستانِ سعدی بحرِ متقارب (فعولن فعولن فعولن فَعَل) میں کہی گئی مثنوی ہے۔ فضا نے اردو ترجمیں بھی اسی بحر کو ملحوظ رکھا ہے۔ یہ ترجمہ بہت رواں اور اصلی متن کے بہت قریب ہے۔

حلِ ترکیبِ بوستان، بابِ اول (با ترجمہ اردو):

منشی محمد بلال متوطن ساڈھورا نے یہ کتاب ۱۸۸۰ء/ ۱۲۹۸ھ۔ق میں تالیف کی۔ زیرِنظر کتاب منشی محمد ابراہیم کی کوشش سے ۱۸۹۰ء/ ۱۳۰۷ھ۔ق میں مطبع دھلی سے شائع ہوئی(۵)۔

ترجمے کا اسلوب:

مترجم نے بوستانِ سعدی کے پہلے باب کی منتخب حکایات کا بیت بہ بیت اردو زبان میں منثور ترجمہ کیا ہے اور ہر بیت کے ترجمے کے بعد اس بیت کے مشکل الفاظ اور تراکیب کے معانی اور فارسی قواعد کی ضروری وضاحتیں بیان کی گئی ہیں۔

حلِ ترکیبِ بوستان، بابِ دوم وسوم (با ترجمہ اردو):

منشی محمد بلال نے اپنے سابقہ کام کو جاری رکھتے ہوئے یہ کتاب ۱۸۸۱ء/۱۲۹۸ھ۔ق میں تالیف کی جس میں بوستان کے دوسرے اور تیسرے باب کی منتخب حکایات کا اردو زبان میں منثور ترجمہ کیا گیا ہیاور حسبِ سابق ہر بیت کے ترجمے کے بعد مشکل الفاظ وتراکیب کے معانی بیان کیے گئے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب۱۸۸۲ء/۱۲۹۹ھ۔ق میں مطبع یوسفی دھلی سے شائع ہوئی(۶)۔

بوستان (با ترجمۂ اردو):

مولوی محمد میرزا بیگ خان دھلوی نے بوستانِ سعدی کا اردو زبان میں ترجمہ اور تشریح قلمبند کیا اور یہ کتاب پہلی بار۱۸۸۳ء/۱۳۰۱ھ۔ق میں مطبع محمود المطابع دھلی سے شائع ہوئی (۷)۔

شمیمِ بوستان:

محمد عبدالواحد نولوی، غازی پوری نے ۱۹۰۵ء/۱۳۲۳ھ۔ق میں بوستانِ سعدی کو اردو زبان میں منتقل کیا اور ترجمے کی یہ کتاب پہلی بار اسی سال مطبع مجیدی کانپور سے حسبِ فرمایش محمد سعید تاجر کتب، شائع کی گئی۔ یہ کتاب۳۴۸صفحات پر مشتمل ہے۔آغاز:

'مالکِ بوستانِ کون ومکان کی حمد وثنا کیبیان میں ہر برگِ گیاہ،بلبلِ ہزار داستان ہے'(۸)۔

ترجمے کا اسلوب اور مقام ومرتبہ:

کتاب کے آغاز میں مختصر مقدمہ درج ہے جس کی زبان قدرے ادبی ہے جبکہ منثور ترجمے کی زبان نہایت سادہ اور رواں ہے۔ یہ ترجمہ اردو زبان میں ہے اور حاشیے میں بوستان کے مشکل اور توضیح طلب الفاظ کے معانی بیان کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں، بوستان کے متن میں جہاں کہیں بھی بادشاہوں کے بارے میں ذکر آیا ہے مترجم نے وہاں پر حاشیے میں ان کے مختصر احوالِ زندگی لکھ دیئے ہیں (۹)۔

زیرِ نظر کتاب میں بوستانِ سعدی کا متن خطِ جلی میں دوستونوں میں فراہم کیا گیا ہے اور ابیات کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ چونکہ زیرِ نظر کتاب ترجمے کے علاوہ حواشی سے بھی مزیّن ہے اس لیے اس کتاب کی اہمیّت دو چند ہوگئی ہے۔

بوستانِ مترجم ومحشّٰی:

قاضی سجّاد حسین نے ۱۹۲۱ء/۱۳۸۱ھ۔ق میں بوستانِ سعدی کا اردو میں ترجمہ کیا اور اس پر حاشیہ تحریر کیا۔ مترجم نے زیرِ نظر کتاب کے سالِ نگارش کے بارے میں درج ذیل بیت کہا ہے:

یہ معجزہ سعدی کا یہ شان خدا کی ہے
انیس سو اکسٹھ میں ہوا گل ہے بہار افزا (۱۹۶۱ء)

یہ کتاب ۱۹۶۱ء/۱۳۸۱ھ۔ق میں ہی کتابخانہ' سب رنگ، دھلی کے توسط سے شائع ہوئی(۱۰)۔

بوستانِ مترجم:

سیّد محمد امیر حسن نورانی ندوی، نے۱۹۵۲ء/۱۳۷۲ھ۔ق میں بوستانِ سعدی کا منثور اردو ترجمہ کیا۔ ترجمے کی یہ کتاب مطبع رام کمار لکھنؤ شائع کی گئی۔ کتاب کے آغاز میں سعدی کے احوالِ زندگی اور اس کی شاعری کے فنّی محاسن کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

آغازِ کتاب:

سعدیا مردِ نکو نام نمیرد ہر گز　　　　مردہ آنست کہ نامش بہ نکویی نبرند

ترجمے کا اسلوب اور مقام و مرتبہ:

زیرِ نظر کتاب میں بوستانِ سعدی کا فارسی متن دوستونوں میں نسبتاً جلی قلم میں پیش کیا گیا ہے، اور اردو ترجمہ ہر مصرعے کی نچلی سطر میں لکھا گیا ہے۔ ترجمے کی زبان بڑی سلیس اور جملے نہایت سادہ اور رواں ہیں۔ کتاب کے ہر صفحے پر بوستانِ سعدی کے مشکل الفاظ و تراکیب پر مرتّب نمبر شماری کی گئی ہے اور اسی نمبر شماری کے مطابق ہر صفحے کے حاشیے پر ان مشکل الفاظ و تراکیب کے معانی کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔ چند ابیات کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

پرستارِ امرش ہمہ چیز و کس　　　　بنی آدم و مرغ و مور و مگس

چنان پہن خوانِ کرم گسترد　　　　کہ سیمرغ در قاف قسمت خورَد

(ترجمہ) اس کے حکم کا تمام عالم فرماں بردار ہے۔ چاہے بنی آدم ہوں اور چرند و پرند۔ ایسا وسیع خوان کرم کا بچھاتا ہے کہ سیمرغ کو کوہ قاف میں حصّہ ملتا ہے(۱۱)۔

چونکہ زیرِ نظر کتاب میں بوستانِ سعدی کے متن کو سادہ اردو زبان میں منتقل کیا گیا ہے، اور فارسی متن بھی فراہم کیا گیا ہے، اس لیے ترجمے کا یہ کام اردو زبان قارئین کے لیے بے حد مفید ہے۔

انتخابِ بوستانِ سعدی با ترجمہ و تشریح بہ زبانِ اردو:

سیّد شاہ محمد نعیم ندوی فردوسی، نے بوستانِ سعدی کے منتخب متن کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے اور اس کی تشریح بیان کی ہے۔ اردو ترجمے اور تشریح پر مشتمل یہ کتاب۱۹۵۲ء/۶۷۳۱۱۳۷۶ھ۔ق میں آر۔ایچ احمد اینڈ برادرز کے توسّط سے حیدرآباد سے شائع ہوئی(۱۲)۔

اس کتاب کے بارے میں علاوہ ازیں معلومات میسّر نہیں آسکیں۔

بوستانِ مترجم:

یہ اردو ترجمہ عبدالکریم متخلص بہ سعدی کے نام سے آزاد بک ڈپو، حیدرآباد سند کے توسّط سے ۱۹۵۶ء/۱۳۷۶ھ۔ق میں شائع کیا گیا۔ دراصل یہ ترجمہ مذکورہ بالا ترجمے کی کتاب 'بوستانِ مترجم از سیّد محمد امیر حسن نورانی ندوی' کے پہلے باب پر مشتمل ہے جس کو عبدالکریم سعدی نے اپنے نام سے شائع کرایا ہے۔ اس مسروقہ ترجمے سے پہلے شیخ سعدی کے مختصر احوال و آثار پر مشتمل ایک مقدمے کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ سرقے کے ثبوت کے لیے

بوستانِ سعدی کے چند ابیات کا ترجمہ ہر دو مترجمین کی کتابوں سے ملاحظہ ہو:

(ترجمہ از سیّد محمد امیر حسن نورانی)

۱۔ خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو جہان کا رکھنے والا اور جہان کا پیدا کرنے والا ہے اور عمدہ کلام زبان پر پیدا کرنے والا ہے۔

۲۔ خدا تعالیٰ بخشنے والا، مدد کرنے والا ہے اور ایسا کریم ہے جو خطا بخشنے والا اور عذر قبول کرنے والا ہے(۱۳)۔

(ترجمہ از عبدالکریم سعدی)

۱۔ خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو جہان کا رکھنے والا پیدا کرنے والا ہے اور عمدہ کلام زبان پر پیدا کرنے والا ہے۔

۲۔ خدا تعالیٰ بخشنے والا، مدد کرنے والا ہے اور ایسا کریم ہے جو خطا بخشنے والا اور عذر قبول کرنے والا ہے(۱۴)۔

اگر ہم مذکورہ بالا دونوں ترجموں پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ عبدالکریم نے ۱۹۵۲ء میں شائع ہونے والے سیّد امیر حسن کے ترجمے میں بہت معمولی لفظی تبدیلیاں کر کے وہی ترجمہ دوبارہ اپنے نام سے شائع کر دیا ہے جو سرقے کے زُمرے میں آتا ہے۔

بوستان با ترجمۂ اردو:

کسی نامعلوم مترجم نے بوستانِ سعدی کو اردو زبان میں منتقل کیا جو ۱۹۶۵ء/ ۱۳۸۵ھ۔ق میں ایجوکیشنل پریس کراچی سے شائع کیا گیا۔ اردو ترجمے کی اس کتاب میں بوستان سعدی کے مشکل الفاظ کی شرح حاشیے میں بیان کی گئی ہے۔ ترجمے کی یہ کتاب ۳۲۸ صفحات پر مشتمل ہے(۱۵)۔

بوستان (با ترجمۂ اردو):

''پاکستان میں فارسی ادب کی تاریخ' کے خالق اور عہدِ حاضر کے نامور محقق ڈاکٹر ظہورالدین احمد نے بوستانِ سعدی کا اردو زبان میں منثور ترجمہ کیا اور ترجمے کی یہ کتاب ۱۹۹۶ء/ ۱۴۱۷ھ۔ق میں پیکیجز لیمیٹڈ لاہور سے شائع کی گئی۔ یہ کتاب تحقیق کے جدید اصولوں کو مدِّ نظر رکھ کر مرتّب کی گئی ہے اور بوستانِ سعدی کے متن کو کتاب کے دائیں صفحے پر ہر بیت کو ترتیب وار نمبر لگا کر دو ستونوں میں شائع کیا گیا ہے اور اسی ترتیب سے کتاب کے بائیں صفحے پر اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ متن کے سامنے ترجمہ پیش کرنے کا یہ انداز، مترجم کی دونوں زبانوں پر دسترس کا بیّن ثبوت ہے۔ مثال:

۱۔ بنامِ خداوندِ جان آفرین — حکیمی سخن در زبان آفرین
حکیمی سخن در زبان آفرین — کریمی خطا بخش پوزش پذیر
۳۔ عزیزی کہ ہرگز درش سر بتافت — بہر در کہ شد ہیچ عزّت نیافت

۴۔ سرِ پادشاهانِ گردن فراز به درگاهِ او بر زمینِ نیاز

ترجمہ:

۱۔ اس کے نام سے جو مالکِ کائنات اور خالقِ حیات ہے۔ وہ دانا ہے جس نے زبان کو قوّتِ گویائی عطا فرمائی۔

۲۔ وہ خداغفّار ہے مددگار ہے وسیع القلب ہے گناہ معاف کرنے والا ہیعذر قبول کرنے والا ہے۔

۳۔ وہ مالکِ عزّت ہے، جس نے اس آستاں سے منہ موڑا پھراس نے جس دروازے پر سر رکھا اسے عزّت نہ ملی۔

۴۔ سر بلند سلاطین کی گردنیں اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں۔(۱۶)

مذکورہ بالا کتاب کے ابتدائیہ میں برِّصغیر میں فارسی کی اہمیّت اور زیرِ نظر ترجمے کے بارے میں سیّد بابر علی یوں رقم طراز ہیں:'عربی ہماری دینی زبان ہے جبکہ فارسی ہماری تہذیبی اور ثقافتی شناخت کا درجہ رکھتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ پاک و ہند میں مسلم اقتدار کا اہم ستون بھی یہی زبان تھی۔ تمام حکومتی امور اسی زبان میں سرانجام پاتے، یہ سلسلہ لاہور میں غزنوی دربار سے شروع ہوا اور مغل راج تک پہنچتے پہنچتےفارسی زبان و ادب زندگی کے تمام شعبوں میں اثر ونفوذ کی وجہ سے یہاں ہی کی ایک زبان کا درجہ حاصل کر گئی۔ ایران کے بعد جنوبی ایشیا میں فارسی زبان کا یہ دوسرا اہم ترین مرکز یہی تھا، جہاں مقامی آبادی نے بھی اس کی ترویج و ترقّی میں غیر معمولی حصہ ڈالا۔۔۔

'ترجمہ جناب پروفیسر ڈاکٹرظہورالدین احمد کی محنت کا نتیجہ ہے اور سابقہ تراجم میں جہاں جہاں کمیاں نظر آئیں ڈاکٹر صاحب موصوف نے انہیں بہتر طور پر دُور کرنے کی کوشش کی ہے۔

'اس عہد آفرین کتاب کا یہ نیا ترجمہ اور متن کی اشاعت اپنی قدیم جاندار روایات سے وابستگی اور استواری کا ثبوت ہے۔ ساتھ ہی فارسی زبان کے طالبعلموں کی اس بنیادی ضرورت کو بھی پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک معیاری اور جدید ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سےمحسوس کی جا رہی ہے، تاکہ اپنے ورثہ کی ترویج وترقّی اور سنبھال میں معاونت ہونے کے ساتھ ساتھ تدریسی مشکلات کا تدارک بھی ہو سکے۔(۱۷)

مزید براں کتاب کے مقدمہ میں مترجم کی زندگی اور ان کی گورنمنٹ کالج لاہور سے وابستگی کے بارے میں سیّد سبط الحسن ضیغم نے گرانقدر معلومات فراہم کی ہیں، اب جبکہ وہ اس دارِ فانی کو مورخہ۱۲ فروری۲۰۱۴ء الوداع کہہ گئے ہیں، ان کا ذکر بہت ضروری معلوم ہوتا ہے، لکھتے ہیں:

' ڈاکٹر ظہورالدین احمد ۳۱ اکتوبر۱۹۱۴ء کومعروف تہذیبی، ادبی اور سیاسی مرکز امرتسر میں پیدا ہوئے۔آپ وہاں کے فارسی زبان کےطغرائی مکتبہ فکر کے ہونہار شاگرد ہیں۔ انہوں نے ۱۹۴۶ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے درجہ اول میں ایم اے فارسی کی ڈگری لی۔ ۱۹۵۵ء میں ابوالفضل کے احوال وآثار پر تحقیقی کام کر کے پی ایچ ڈی

حاصل کی۔۔۔

> 'پوری زندگی گورنمنٹ کالج میں فارسی زبان و ادبیات کی درس و تدریس میں بسر کر دی۔ بیسیوں طلباء [ل] اور طالبات کو فارسی زبان و ادبیات کے موضوع پر تحقیقی اور تنقیدی کام کرنے کی ترغیب دی اور ان کی پوری پوری راہنمائی کی جس کے نتیجہ میں ہند و پاکستان، ایران اور سنٹرل ایشیاء کے فارسی بولنے والے ممالک کے نایاب نسخوں پر کام کروایا۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ خود بھی فارسی زبان و ادبیات پر غیر معمولی تحقیق وتنقید سے فارسی دنیا کو آگاہی بخشی ہے کہ اس دھرتی میں آغاز سے لے کر اب تک کس قدر فارسی لکھی گئی ہے۔(۱۸)

بوستانِ سعدی (مع لغت):

ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی، نے بوستانِ سعدی کو ۶ ستمبر ۲۰۰۷ء کو اردو زبان میں منتقل کیا اور ترجمے کی اس کتاب کو سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور سے ۲۰۱۳ء میں شائع کیا گیا۔ مترجم، نے زیرِ نظر ترجمے کے بارے میں 'پیش لفظ' میں درج ذیل الفاظ میں اظہارِ نظر کیا ہے:

'بوستان، سعدی کی منظوم کتاب ہے۔ کتاب کا اصل متن (یعنی اشعار) اس لیے نہیں دیا گیا کہ آج کے زیادہ تر قارئین فارسی زبان سے نا آشنا ہیں، اس لیے متن کا اندراج بے فائدہ ہوگا۔ راقم نے کوشش کی ہے کہ ترجمہ آسان اور سادہ اور سلیس زبان میں ہو تا کہ ہر کوئی اس کتاب کا دلچسپی سے مطالعہ کر سکے۔ اگر چہ متن تو نہیں دیا گیا، تاہم مزید دلچسپی اور تاثیر کی خاطر، متعلقہ موضوع کے بارے میں، دوسرے اردو، فارسی شعراء کے اشعار بھی بریکٹ میں دے دیے ہیں۔ سعدیؒ کے جس شعر میں کہیں ذرا مشکل ہے، وہاں پوری تشریح کر دی ہے تا کہ ان کا مقصد واضح ہو جائے۔ ترجمہ میں تسلسل و وضاحت برقرار رکھنے کے لیے بعض کلمات اپنی طرف سے لکھ دیے گئے ہیں یا لفظ یعنی اور گویا لکھ دیے ہیں۔

''بالغت کتاب کے آخر میں رکھا گیا ہے، جس میں بعض مشکل الفاظ کے معنی کے علاوہ تلمیحات، تشبیہات اور استعارات نیز بعض قرآنی آیات وغیرہ کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے۔بعض شخصیات کے بارے میں مختصر سی تفصیل دے دی ہے تا کہ قارئین کی معلومات میں اضافہ ہو۔ شیخ سعدی کے حالات زندگی کے بارے میں مستند مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

> 'راقم نے یہ اہم کام بفضلہٖ تعالیٰ، بڑی توجہ اور بڑے غور و ذوق سے کیا ہے تا کہ قارئین یہ کتاب نہ صرف دلچسپی کی خاطر پڑھیں بلکہ اس میں دیئے گئے اخلاقی درس سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی کو بھی سنواریں،۔(۱۹)

زیرِ نظر ترجمے کی کتاب میں ہر چند فارسی متن ہمراہ فراہم نہیں کیا گیا، مگر اردو ترجمہ نہایت واضح، رواں اور متن کے قریب ہے۔ ترجمے کے علاوہ بعض ضروری مواقع پر شرح بھی فراہم کی گئی ہے جس سے کتاب کی اہمیت دو چند ہو گئی ہے۔نمونے کے طور پر کچھ مقامات کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

(’یہ اشعار خدا تعالیٰ کی حمد میں ہیں جن میں خدا کی مختلف صفات کو کہیں واضح طور پر اور کہیں استعاروں میں بیان کیا گیا ہے۔)

ا۔ اس خدائے بزرگ و برتر کے نام پر (شروع کرتا ہوں) جو جان/روح کی تخلیق کرنے والا اور ایسا حکیم/دانا جس نے زبان میں قوّتِ گویائی (بولنے کی قوّت) پیدا کی۔۔۔۔(۲۰)

’۲۳۔ وہ (مولا کریم) (اپنے دوست) حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر آگ کو گلستان بنا دیتا ہے (قرآنی واقع کی طرف اشارہ ہے، نمرود نے حضرت کو آگ میں ڈالا تھا لیکن وہ آگ باغ میں تبدیل ہو گئی) اور ایک گروہ کو دریائے نیل کے پانی سے آگ میں ڈال دیتا ہے (حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقع، فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعاقب کیا، وہ تو اپنے ساتھیوں سمیت دریا سے پار نکل گئے لیکن فرعون اور اس کی فوج دریا میں غرق ہو گئی۔۔۔۔(۲۱)

’۶۷۔ اے سعدی! تو یہ مت سمجھ کہ حضور مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کے بغیر راہ صفا پر چلا جا سکتا ہے۔ (حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل ضروی ہے)

’قرآن کریم کی سورہ یونس، آیت ۶ میں ہے کہ اس ذاتِ کریم کے جلوے کائنات کی ہر ہر شے میں موجود ہیں۔ سعدیؒ نے اسی آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

برگِ درختانِ سبز پیشِ خداوندِ ہوش ہر ورقی دفتریست معرفتِ کردگار

’ترجمہ: سبز درختوں کا ہر ہر پتّا ایک صاحبِ بصیرت کے لیے اس کردگار کی معرفت کی ایک ایک کتاب ہے۔

’بوعلی قلندرؒ:

گر چشمِ دل گشادہ شود اے شرف ترا ہر ذرّۂ جہان شود آیینہ دارِ دوست

’ترجمہ: اے شرف! اگر تیری چشمِ دل کُھلی ہو، تجھے بصیرت حاصل ہو تو تُو دیکھے گا کہ کائنات کا ہر ذرّہ اس محبوبِ حقیقی کا آئینہ دار ہے۔

فیضی:

ہر گیاھی کہ از زمین روید وحدہٗ لا شریک لہٗ گوید

ترجمہ: زمین سے جو بھی گھاس اُگتی ہے وہ اس خالق کی توحید کی بات کرتی ہے۔

فغانی:

مشکل حکایتی است کہ ہر ذرّہ عینِ اوست امّا نمی توان کہ اشارت بہ او کنند

ترجمہ: یہ بات یا حقیقت کہ ہر ذرّہ سرا سر وہی خالق ہے، مشکل ہے لیکن اس کی طرف اشارہ نہیں کیا جا سکتا۔

جامی:

بی نشان است کزو نام و نشان چیزی نیست به خدا غیرِ خدا در دو جہان چیزی نیست

ترجمہ: وہ خالق ایک ایسا بے نشان ہے، یعنی نظر نہیں آتا، جس کا بظاہر نام و نشسن نہیں ہے لیکن خدا کی قسم دونوں جہانوں میں خدا کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

جس راز سے انسان کو کئی فلسفے سوجھے دیکھا تو وہی پھول کی پتی پہ رقم تھا

عبدالحمید عدم مرحوم نے عجیب انداز میں یہ بات کہی ہے: زاہد شراب پینے دے مسجد میں بیٹھ کر

یا وہ جگہ بتا جہاں پر خُدا نہ ہو مشہور پنجابی صوفی خواجہ غلام فریدؒ:

تینوں عین حقیقت دان کہواں تینوں عرض صفت تے شان کہواں

تینوں پوتھی تے قرآن کہواں تینوں مسجد، مندر، دیر کہواں(۲۲)

بوستانِ سعدی کے بے تاریخ تراجم

مثنوی دلآرام راضی:

جانی بھاری لال جس کا تخلّص راضی تھا، نے مذکورہ بالا عنوان سے بوستانِ سعدی کا یہ ترجمہ اردو زبان میں انجام دیا ہے۔ لیکن اس ترجمے کی کتاب کے بارے میں اس سے زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہوسکیں۔ اس کتاب کا ذکر سیّد عارف نوشاہی نے اپنی کتاب 'فہرستِ چاپ ھای آثارِ سعدی در شبہ قارہ، میں کیا ہے۔ (۲۳)

حکایاتِ سعدی (ترجمہ):

طالب ھاشمی، نے بوستانِ سعدی کی منتخب حکایات کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے جو شعاع ادب، لاہور سے شائع کیا گیا۔ کتاب میں سالِ اشاعت کا ذکر نہیں کیا گیا۔ ترجمے کی یہ کتاب عام النّاس کے استفادے کے لیے تحریر کی گئی ہے اور اس کی زبان بہت سادہ ہے۔ (۲۴)

بوستانِ مترجم

پروفیسر ملک محمد عنایت اللہ، نے بوستانِ سعدی کو با محاورہ اردو میں منتقل کیا اور ترجمے کی یہ کتاب ملک دین محمد و پسران کے تعاون سے اردو بازار لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں سالِ اشاعت درج نہیں۔ ترجمے کی یہ کتاب بوستان کے فارسی متن کے ہمراہ چھاپی گئی ہے اور اردو ترجمہ بین السطور فراہم کیا گیا ہے۔ ترجمے کی زبان نہایت سادہ ہے اور بعض مقامات پر حاشیے میں شرح بھی فراہم کی گئی ہے۔ (۲۵)

حکایاتِ بوستانِ سعدی:

نظر زیدی، نے بوستانِ سعدی کی منتخب حکایات کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے اور یہ کتاب فیروز سنز لاہور کے توسط سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں سالِ اشاعت کا ذکر موجود نہیں ہے۔ مترجم نے کتاب کے دیباچے میں یوں تحریر کیا ہے: 'ان حکایات کے بارے یہ ذکر ضروری ہے کہ اس کتاب میں بوستانِ سعدی کی منتخب حکایات کا ترجمہ تحریر نہیں کیا گیا بلکہ ان حکایات کا

مفہوم اور لبِّ لباب اس طرح بیان کیا گیا ہے، تا کہ کم پڑھے لکھےافراد ان سے استفادہ کر سکیں۔(۲۶)

علاوہ ازیں مولف، دیباچے میں شیخ سعدی کیبارے میں یوں رقم طراز ہے:' سعدی کسی شک و شُبے کے بغیر ایک عظیم شاعر اور بہت بڑے مصنّف ہیں اور اگر وہ دنیاوی منفعت کی طرف توجّہ کرتے تو آج آرام سے وزیرِ اعظم بن سکتے تھے۔لیکن سعدی نے عیش وعشرت سے کنارہ کشی کر کےخلقِ خدا کی بہبود کا راستہ اختیار کیا،۔(۲۷)
مذکورہ بالا کتاب۱۵۶صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ایک دیباچے، سعدی کےمختصر حالاتِ زندگی کے علاوہ مختلف دلچسپ عنوانات کےتحت۱۱۴ حکایات اردو زبان میں درج کی گئی ہیں۔

بچّوں کی بوستان:

مذکورہ کتاب بوستان کی منتخب حکایات کے اردو ترجمے پر مشتمل ہے۔ یہ ترجمہ چھوٹے بچّوں کے لیے کیا گیا ہے اس لیے ترجمے کی زبان نہایت آسان اور سادہ ہے۔ یہ کتاب رحمانیہ بک ڈپو دھلی سے شائع ہوئی، جس پر سالِ اشاعت اور مترجم کا نام درج نہیں ہے۔(۲۸)

بوستان(با ترجمہ ابیات ومصاریع عربی بہ زبانِ اردو)

ترجمے کی یہ کتاب بوستان سعدی کے صرف عربی اشعار اور مصرعوں کے اردو ترجمے پر مشتمل ہے۔ نا معلوم مترجم نے صرف عربی ابیات اور مصرعوں کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب ملک دین محمد اینڈ سنز کےتوسط سے اردو بازار لاہور سے شائع کی گئی۔(۲۹)

حکایاتِ بوستان (اردوترجمہ با تصویر):

نا معلوم مترجم نے بوستان کی ۶۷حکایات کا اردو میں ترجمہ کیا ہے اور ترجمے کی یہ کتاب سالِ اشاعت کے ذکر کے بغیر فیروز سنز لاہور سے شائع کی گئی۔ ایک تحریر جو کتاب کے آغاز میں''تمہید،، کےعنوان سے درج ہے، اس میں کتاب کے بارے میں یُوں بیان ہوا ہے:

''بوستانِ سعدی کا دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانوں میں ترجمہ ہو چُکا ہے۔ہم نے ان کے لیے جو فارسی نہیں جانتے اس کتاب کو سادہ اردو میں منتقل کر کےتحریر کیا ہے اور ہماری کوشش رہی ہے کہ سعدی کا اسلوب متاثر نہ ہو۔(۳۰)

زیرِنظر کتاب میں حکایات کےمتن کے مطابق خیالی تصاویر سےمنظر کشی کی گئی ہے اور حکایات کے ساتھ سادہ انداز سے چھاپ دی گئی ہیں۔ حکایات کی زبان نہایت دلکش اور سادہ ہے۔ حکایات کے ساتھ تصاویر کی منظر کشی نے اس کتاب کوایک الگ انفرادیّت سے ہمکنار کیا ہے۔

اختتامیہ:

سعدی کی کتابوں بشمول بوستان، کے برِّصغیر کی سرزمین پر بڑی تعداد میں اردو، پنجابی،سندی، بنگالی اور انگریزی میں کیے گئے تراجم اس حقیقت کی طرف واضح اشارہ ہیں کہ اس سرزمین ثقافت اور سوچ کی تشکیل میں سعدی کے

آثار کا نمایاں حصّہ ہے۔ فارسی زبان کا اردو پر اس حد تک اثر ونفوذ ہے کہ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے برِّصغیر کے ایک محقّق اور عظیم دانشور جناب ھادی حسن یُوں رقمطراز ہیں

''یہ حقیقت ہے کہ اردو کی حسین دلہن نے فارسی کے بطن سے جنم لیا ہے اور اس کی شباہت اپنے ہندی باپ کی نسبت اپنی ماں سے بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح فارسی شاعری کی تمام اصناف، قصیدہ، غزل، مثنوی، قطعہ، رباعی اور ترکیب بند وغیرہ سب کی سب فارسی کے راستے اردو شاعری میں داخل ہوئیں ہیں۔ تمام تشبیہات و استعاراتِ فارسی، جیسے بتِ چینی، نگارِ رومی، جامِ جمشید اور آئینہ اسکندری وغیرہ بھی فارسی ادب سے اردو شعر و ادب میں شامل ہوئے ہیں۔ اردو ادب میں پائے جانے والے تمام ناموَر ایرانی اور غیر ایرانی کردار، مثلاً فرہاد و شیریں، لیلیٰ و مجنوں، رستم و بہرام اور افراسیاب و اسکندر بھی فارسی ادب سے لیے گئے ہیں۔ بعینہ تصوّف کی تمام اصطلاحات جیسے جمال و کمال، قہر و مہر، فصل و وصل اور فنا و بقا وغیرہ سب کی سب ہُو بہُو فارسی ادب سے ماخوذ ہیں۔(۳۱)

حواشی:

(۱) نائنی، زبان و ادبِ فارسی در شبه قاره، ناموارہ دکتر محمود افشار، ج۲، ص۷۳۸، (ترجمہ از متنِ فارسی)
(۲) ایضاً، ص۷۶۹۔ (ترجمہ از متنِ فارسی)
(۳) منزوی، سعدی بر مبنای نسخه های خطّیِ پاکستان، ص۱، (ترجمہ از متنِ فارسی)
(۴) نوشاھی، فهرست چاپ های آثارِ سعدی در شبه قاره، ص۳۷۔
(۵) محمد بلال، حلِ ترکیب بوستان بابِ اوّل، ص۱ (مقدمہ)
(۶) نوشاھی، ایضاً، ص۳۵
(۷) محمد میرزا بیگ، بوستان (با ترجمہ اردو) صفحۂ عنوان۔
(۸) ایضاً، ص۲۲
(۹) محمد عبدالواحد نولوی، نسخه صحیحه بوستان مترجم، ص۲۔
(۱۰) نوشاھی، ایضاً، صص ۳۸۔۳۹
(۱۱) امیر حسن، بوستان مترجم، ص۲۔
(۱۲) محمد نعیم، انتخاب بوستان با ترجمه و تشریح، ص۱
(۱۳) امیر حسن، ایضاً، ص۱
(۱۴) عبدالکریم سعدی، بوستانِ مترجم، ص۳
(۱۵) بوستان با ترجمۂ اردو (نامعلوم) ص۱
(۱۶) ظہور الدین احمد، بوستان (با ترجمۂ اردو)، صص۲۔۳
(۱۷) سیّد بابر علی، ایضاً، (ابتدائیہ)

(۱۸) سیّد سبط الحسن ضیغم، ایضاً، (مقدمہ)

(۱۹) یزدانی، بوستانِ سعدی (مع لغت)، پیش لفظ۔

(۲۰) ایضاً، ص۶

(۲۱) ایضاً، صص ۷۔۸

(۲۲) ایضاً، صص ۱۱۔۱۲

(۲۳) نوشاہی، سیّد عارف، فہرست چاپ هایِ آثارِ سعدی در شبه قاره، ص۳۹۔

(۲۴) طالب ھاشمی، حکایاتِ سعدی، ص ا

(۲۵) محمد عنایت اللہ، بوستان مترجم، ٹائٹل پیج۔

(۲۶) نظر زیدی، حکایاتِ بوستانِ سعدی، (دیباچہ)۔

(۲۷) نظر زیدی، ایضاً، ص۱۰

(۲۸) بچّوں کی بوستان، (نا معلوم) ص ا

(۲۹) بوستان (با ترجمہ ابیات و مصاریع عربی) ص ا

(۳۰) حکایاتِ بوستان (اردو با تصویر) ص۵۔

(۳۱) ھادی حسن، مجموعۂ مقالات، ص۱۹۱۔